رسالہ نمبر 30

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

(عید الفطر و بقر عید)

اس رسالے میں۔۔۔۔

عید کی ادھوری جماعت ملی تو؟

دل زندہ رہیگا

عید کے مستحبات

عید کی جماعت نہ ملی تو؟

تکبیرِ تشریق کے 8 مدنی پھول

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی، پاکستان فون 4921389-90-91
[illegible] فون 2314045-2203311 فیکس 2201479
Email:maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

دُرود شریف کی فضیلت

دو عالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو مجھ پر شبِ جُمعہ اور بروزِ جُمعہ سو بار دُرود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستّر آخرت کی اور تیس دُنیا کی۔

(تفسیر درِمنثور ج ۶ ص ۶۵۴ دارالفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل زِندہ رہے گا

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے عیدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُالفِطر اور شبِ عیدُالاضحیٰ طلبِ ثواب کیلئے) قِیام کیا (یعنی عبادت میں گزارا) اُس دن اُس کا دِل نہیں مرے گا، جس دن لوگوں کے دِل مرجائیں گے۔ (ابنِ ماجہ حدیث ۱۷۸۲ ج ۲ ص ۳۶۵)

جنّت واجِب ہوجاتی ہے

ایک اور مقام پر حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے (یعنی جاگ کر عبادت میں گزارے) اُس کیلئے جنّت واجِب ہوجاتی ہے۔ ذِی الحجّہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عیدُالفِطر کی رات، پانچویں شَعبانُ المُعظَّم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ بَراءَت)۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہیب ج ۲ ص ۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نمازِ عید کیلئے جانے سے قبل کی سنّت

حضرتِ سیدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ انور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، باِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عِیدُالفِطْر کے دِن کچھ کھا کر نَماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور عیدُالاَضحیٰ کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہوجاتے۔ (ترمذی رقم الحدیث ۵۴۲ ج ۲ ص ۷۰ طبعۃ دار الفکر بیروت)

اور بخاری کی رِوایت حضرتِ سیّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ، عیدالفطر کے دِن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناوُل فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح بُخاری ج ۲ ص ۴)

نمازِ عید کیلئے آنے جانے کی سنّت

حضرتِ سیّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کو (نَمازِ عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے۔ (ترمذی رقم الحدیث ۵۴۱ ج ۲ ص ۶۹ دار الفکر بیروت)

نمازِ عید کا طریقہ (حَنَفی)

پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: ''میں نِیّت کرتا ہوں دو رَکْعَت نَماز عیدُالفِطر (یا عیدالاضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسِطے اللّٰہ عزوجل کے، پیچھے اس امام کے'' پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثَناء پڑھئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔ (ماخوذ از. دُرِّمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۶۶) پھر امام تَعوُّذ اور تَسمِیَہ آہِستہ پڑھ کر الحمدشریف اور سُورَۃ جہر (یعنی بلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکْعَت میں پہلے الحمد شریف اور سُورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور قاعِدے کے مطابِق نَماز مکمَّل کرلیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ''سُبْحٰنَ اللّٰہ'' کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

نمازِ عید کس پر واجِب ہے؟

عیدَین یعنی (عیدُالفِطر اور بَقَرعید) کی نَماز واجِب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹) مگر سب پر نہیں صِرف اُن پر جن پر جُمُعہ واجِب ہے۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۲ ص ۳۹) عیدَین میں نہ اذان ہے نہ اِقامت۔ (بہارِ شریعت

حصّہ۴ ص ۱۰۶ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

عید کا خُطبہ سنّت ہے

عیدَین کی ادا کی وُہی شَرطیں ہیں جو جُمعہ کی، صِرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خُطبہ شرط ہے اورعیدَین میں سنّت ۔ جمعہ کا خُطبہ قبل ازنَماز ہےاورعیدَین کابعدازنَماز۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۳)

نَمازِ عید کا وَقت

ان دونوں نَمازوں کاوَقْت سُورج کے بقَدرایک نَیزہ بُلند ہونے (یعنی طُلُوعِ آفتاب کے بیس مِنَٹ یا پچیس مِنَٹ کے بعد) سے ضَحوَۂ کُبریٰ یعنی نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی تک ہے۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۵ ملتان) مگر عیدُالفِطر میں دیرکرنا اور عیدُالاضحیٰ جلدپڑھنا مُستَحَب ہے۔ (خُلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۴)

عید کی اَدُھوری جماعت ملی تو۔۔۔؟

پہلی رَکْعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعدمُقتَدی شامل ہواتو اُسی وَقت (تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نےقِراءَت شُروع کردی ہواورتین ہی کہےاگرچہ امام نے تین سے زِیادہ کہی ہوں اوراگراس نےتکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلاگیاتو کھڑے کھڑے نہ کہےبلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اوررُکوع میں تکبیریں کہہ لےاوراگرامام کورُکوع میں پایااورغالِب گُمان ہے کہ تکبیریں کہہ کرامام کورُکوع میں پالے گاتو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھررُکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبرکہہ کررُکوع میں جائے اوررُکوع میں تکبیریں کہے پھراگراس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سَراُٹھالیا توباقی ساقِط ہوگئیں (یعنی بَقِیّہ تکبیریں اب نہ کہے) اوراگرامام کےرُکوع سے اُٹھنے کے بعدشامل ہواتواب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیہ) پڑھےاُس وقت کہےاوررکوع میں جہاں تکبیرکہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائےاوراگر دوسری رَکْعت میں شامل ہواتو پہلی رَکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شُدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے۔دوسری رَکْعت کی تکبیریں اگرامام کے ساتھ پاجائے فَبِہا (یعنی توبہتر) ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جوپہلی رَکْعت کے بارے میں مذکورہوئی۔ (ماخوذ از دُرِّمختار ، ردالمحتار ج ۳ ص ۵۵،۵۶،۵۷)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نےنَمازپڑھ لی اورکوئی شَخْص باقی رَہ گیاخواہ وہ شامل ہی نہ ہواتھایاشامل توہوامگراُس کی نَماز فاسِد ہوگئی تواگر دُوسری جگہ مل جائےتو پڑھ لے ورنہ (بِغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شَخْص چار رَکْعت چاشت کی نَماز پڑھے۔ (دُرِّمختار ج۳ ص ۵۸،۵۹)

عید کے خُطبے کے اَحکام

نَماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خُطبۂ جُمُعَه میں جو چیزیں سنّت ہیں اس میں بھی سنّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صِرف دو باتوں میں فَرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنّت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اُترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنّت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (دُرِّمختار ج ۳ ص ۵۷، ۵۸، بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۱۰۹، مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

اِس مُبارَک مصرَع، "دیدو عیدی میں غم مدینے کا" کے بیس حُرُوف کی نسبت سے عید کی بیس سُنّتیں اور آداب

☆ عید کے دن یہ اُمور سُنّت (مُستَحَب) ہیں

(۱) حَجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ اِنگریزی بال) (۲) ناخن تَرشوانا (۳) غُسل کرنا (۴) مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے) (۵) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوتو نئے ورنہ دُھلے ہوئے (۶) خُوشبو لگانا (۷) انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زِیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زِیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کے بھی مت پہنئے۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مَرد نہیں پہن سکتا۔) (۸) نَمازِ فَجر مَحلّہ میں پڑھنا (۹) عیدُ الفِطر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین، پانچ، سات کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا (۱۰) نَمازِ عید، عید گاہ میں ادا کرنا (۱۱) عید گاہ پیدل چلنا (۱۲) سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپَسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں (۱۳) نَمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا (۱۴) عید کی نَماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا (اَفضل تو یِہی ہے مگر عید کی نَماز سے قَبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیجئے) (۱۵) خوشی ظاہِر کرنا (۱۶) کثرت سے صَدَقہ دینا (۱۷) عیدگاہ کو اِطمینان ووقار اور نیچی نگاہ کئے جانا (۱۸) آپَس میں مبارَک باد دینا (۱۹) بعدِ نَمازِ عید مُصافَحَہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مَسرّت ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ ج ۲ ص ۱۵۰، مسوّی ج ۲ ص ۲۲۱) مگر اَمرَدِ خوبصورت سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ ہے (۲۰) عیدالفطر (یعنی میٹھی عید) کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہِستہ سے تکبیر کہیں اور نَمازِ عیدِ اَضحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے

تکبیر کہیں۔تکبیر یہ ہے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ : اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے، اللہ عزوجل سے بڑا ہے، اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے اور اللہ عزوجل ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

بَقَر عید کا ایک مُستحَب

عیدِاَضحیٰ (یعنی بقرعید) تمام اَحکام میں عیدُالفِطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے، مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَرعید میں) مستحب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کَراہت بھی نہیں۔

''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کے آٹھ حروف کی نسبت سے تکبیرِ تَشریق کے آٹھ مَدَنی پھول

(۱) نویں ذُوالحِجّۃُ الْحرام کی فَجر سے تیرھویں کی عَصر تک پانچوں وَقت کی فرض نمازیں جو مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بُلند آواز سے تکبیر کہنا واجِب ہے اور تین بار افضل۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۷) اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْد ط (تنویرالابصار معہ رد المحتار ج ۳ ص ۷۱) (۲) تکبیرِ تَشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے۔یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نَماز کی بِنا نہ کرسکے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۲) مَثَلاً اگر مسجد سے باہَر ہوگیا، یا قَصداً وُضُو توڑ دیا چاہے بھول کر ہی کلام کیا تو تکبیر ساقِط ہوگئی اور بِلا قَصد وُضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔(دُرِّمختار ، ردالمحتار ج۳ ص ۷۳) (۳) تکبیرِ تشریق اُس پر واجِب ہے جو شہر میں مُقیم ہو یا جس نے اِس مقیم کی اِقتِدا کی۔وہ اقتِدا کرنے والا چاہے مسافِر ہو یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اِقتِدا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافر اور گاؤں کے رَہنے والے پر) واجِب نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار ج۳ ص ۷۴) (۴) مُقیم نے اگر مسافِر کی اقتِدا کی تو مُقیم پر واجِب ہے اگرچہ اس مسافر امام پر واجِب نہیں۔(درمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۷۳) (۵) نفل، سنّت اور وِتر کے بعد تکبیر واجِب نہیں (ایضاً) (۶) جمعہ کے بعد واجِب ہے اور نماز (بقر عید کے بعد بھی کہہ لے (ایضاً) (۷) مَسبُوق (جس کی ایک یا زائد رَکعتیں فوت ہوئی ہوں) پر تکبیر واجِب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۷) (۸) مُنفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر واجِب نہیں۔ (غنیۃ المستملی ص ۵۲۶ مذہبی کتب خانہ) مگر کہہ لے کہ صاحِبَین رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس پر بھی واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۱۱۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(عید کے فضائل وغیرہ کی تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب ''فیضانِ رَمَضان'' سے فیضانِ عیدُالفطر کا مطالعہ فرمایئے۔)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں عیدِ سعید کی خُوشیاں سُنّت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں حجِ شریف اور دیارِ مدینہ وتاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دید کی حقیقی عید بار بار نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تِری جلوہ دید ہوگی میری جبھی عید ہوگی مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

۲۸ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

حِفظ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفظِ قرآنِ کریم کارِثواب عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفظ کرنا آسان، مگر عُمر بھر اس کو یاد رکھنا دُشوار ہے۔ حُفّاظ و حافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازِماً تلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ المُبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقَط مُصلّٰی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ معاذَاللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔

فرامینِ مُصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

مدینہ ۱ ﴾ میری اُمّت کے ثواب میرے حضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بھلادے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

مدینہ ۲ ﴾ جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بُھلادے تو قیامت کے دِن اللہ تعالٰی سے کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداؤد حدیث ۱۴۷۴)

مدینہ ۳ ﴾ قیامت کے دِن میری اُمّت کو جس گُناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کوئی قرآنِ پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بھلادیا۔ (کنزُالعمّال حدیث ۲۸۳۹)

مدینہ ۴ ﴾ اعلٰیحضرت، امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ”اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اِس (حفظِ قرآنِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دِل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہوسکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے یا خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروزِ قیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نجات پائے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)